حضرت مولانا محمد صدیق مدظلہ
شیخ الحدیث جامعہ خیرالمدارس ملتان

دہشت گرد کون؟

مسلم سربراہان کی خدمت میں:

تقریباً تمام سربراہانِ حکومت وقتاً فوقتاً اعلان کر چکے ہیں کہ ہم دہشت گردی کو ختم کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون کریں گے اور خصوصاً صدر پاکستان جہاں کہیں بھی دورے پر گئے وہاں مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ دہشت گردی کے ختم کرنے میں ہم ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دہشت گردی کی تعریف کسی اعلان میں نہیں کی گئی حتیٰ کہ اعلان مکہ میں بھی دہشت گردی کی وضاحت نہیں کی گئی۔ بظاہر ان کے نزدیک دہشت گردی صرف یہ ہے کہ جو امریکہ مخالف جہادی تنظیموں کی مدد کرتا ہے یا امریکہ کی پالیسیوں کے خلاف ذہن رکھتا ہے اس کو دہشت گرد قرار دے کر القاعدہ کا ساتھی قرار دیا جاتا ہے اور گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا جاتا ہے یا منظر عام سے غائب کر دیا جاتا ہے۔ جس کا کسی کو علم نہیں ہوتا کہ زندہ ہے یا مردہ، اپنے ملک میں ہے یا کسی دوسرے ملک کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ ان سربراہان کے ہاں دہشت گردی کا کوئی تصور نہیں اس لیے کہ مرعوب ہونے کی وجہ سے یہ امریکہ کی بتائی ہوئی دہشت گردی کو ہی دہشت گردی سمجھتے ہیں۔

دہشت گردی کی تعریف:

غیاث اللغات ص ۲۱۹ میں دہشت کا معنیٰ حیرت اور سراسیمگی لکھا ہے اور ص ۲۶۷ پر سراسیمہ کا معنیٰ شوریدہ یعنی پریشان لکھا ہے پس سراسیمگی کا معنیٰ ہوگا پریشانی، اور مصباح اللغات ص ۲۳۹ پر دہشاً کا معنیٰ متحیر ہونا لکھا ہے۔

ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ دہشت کا معنیٰ ”حیرانی، پریشانی، مدہوشی“ ہے اور دہشت گرد کا معنیٰ ”حیرانی پریشانی اور مدہوشی پھیلانے والا ہے۔“ لہٰذا ہر وہ شخص جو انسانوں میں پریشانی پھیلاتا ہے ”دہشت گرد“ ہے۔ زیادہ تر اس کا استعمال ان امور کے نقصان کرنے والے پر کیا جاتا ہے جن کو انسان اپنے لیے ضروری اور قیمتی سمجھتا ہے۔

سرکار دوعالم ﷺ نے ان ضروری اور قیمتی اشیاء کی نشان دہی فرمائی ہے جس سے دہشت گردی کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔ حدیث شریف ہے ”**عن سعید بن زید قال سمعت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید**۔“ جو شخص اپنا جان، مال، دین اور اہل بچاتا ہوا قتل کیا گیا وہ شہید ہے اسی طرح دوسری حدیث شریف میں وارد ہے ”**من قتل دون دارہ فھو شھید ومن قتل دون عرضہ فھو شھید**“ جو شخص اپنا گھر اور عزت بچاتا ہوا قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔

ان مذکورہ اشیاء جان، مال، دین، اہل، گھر اور عزت کو بچاتا ہوا جو شخص قتل کیا جاتا ہے وہ شہید ہے اور جو اِن

چیزوں پرحملہ کر کے قتل کرتا ہے یا لوٹتا ہے وہ مخلوق خدا کو پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنی طاقت کے زور پر ان کو مارتا ہے وہ ''دہشت گرد'' اور ظالم ہے۔اس سے دو امر ثابت ہوئے۔

(۱) کسی کی جان، مال،عزت پرحملہ کرنے والا''دہشت گرد'' ہے

(۲) دہشت گردی کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا جانے والا شہید ہے اور ردّعمل میں دہشت گرد کو مارنے والا مجاہد ہے دہشت گرد نہیں۔

حضور ﷺ کی توہین کرنے والا دہشت گرد ہے:

(۱) حضور ﷺ کی توہین کرنے والا ایک شخص کو نہیں بلکہ کل امت مسلمہ کو پریشانی میں مبتلا کرنے والا ہے لہذا یہ سب سے بڑا دہشت گرد ہوا۔

(۲) حضور ﷺ کو ایذا پہنچانے والا قرآن پاک کی رُو سے واجب القتل ہے آیت مبارکہ'' **ان الذین یؤ ذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا الیما لھینا**''(احزاب:۵۷) بے شک جولوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کوایذا پہنچاتے ہیں۔ان کے لیے دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔دنیا میں لعنت کا مطلب یہ ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا لہذا یہ جرم قابل قتل ہوا تو مجرم کو دہشت گرد قرار دیا جائے گا۔

(۳) جس کارروائی کے ردِعمل میں قتل کی کارروائی ہو وہ دہشت گردی ہے اور توہین رسالت (ﷺ) کے ردعمل میں قتل کرنے کے واقعات معروف ہیں متحدہ ہندوستان میں غازی علم الدین اور پاکستان سندھ میں حاجی مانک کا قصہ معروف ہے۔

(۴) جس ذات کی عزت پر مسلمان جان، مال اور اولاد قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے اس کی توہین کے بدلہ کے لیے تمام مسلمان اپنی جان، مال، اولاد،عزت قربان کرنے کے لیے تیار ہیں اس لیے توہین رسالت (ﷺ) کو بہت بڑی دہشت گردی قرار دیا جائے گا۔

(۵) اسلام میں ڈاکہ،قتل، زنا کی سزا قتل ہے تمام اقوام ڈاکو، قاتل، زانی کو دہشت گرد قرار دیتی ہیں اسی طرح اسلام میں توہین رسالت (ﷺ) موجب قتل جرم ہے۔لہٰذا اس کو بھی دہشت گردی قرار دیا جائے گا۔

خلاصہ......توہین رسالت (ﷺ) دہشت گردی ہے اور حالیہ احتجاجات کو تمام مسلمان ملکوں میں پریشانی، بے قراری کے پیدا ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

مسلمان سربراہوں سے درخواست:

(۱) اپنے تمام ملکوں میں عدالتوں کے ذریعے پاس کروائیں کہ توہین رسالت (ﷺ) کرنے والا دہشت گرد ہے اور تمام مسلمان عدالتیں اس توہین کو دہشت گردی قرار دیں۔نیز اقوام متحدہ سے بھی توہین انبیاء علیہم السلام کو دہشت گردی قرار دلایا جائے۔

(۲) تمام مسلمان سربراہ اعلان کریں کہ توہین رسالت (ﷺ) کرنے والا ہمارے قانون کے لحاظ سے دہشت گرد ہے اوراس کی سزا قتل ہے۔لہٰذا توہین رسالت (ﷺ) کرنے والے مجرم کو ہمارے حوالے کیا جائے۔

(۳) جب تک یورپی ممالک ان دہشت گردوں کو مسلم سربراہان کے حوالے نہ کریں اس وقت تک تمام مسلم سربراہ (ان لوگوں کو) جو امریکہ کے نزدیک دہشت گرد ہیں ان کی حوالگی کا عمل مؤخر کریں۔صدر امریکی کا دورہ حوالگی دہشت گرداں کے لیے تھا۔صدر مملکت جرأت کر کے کہیں کہ پہلے تم ہمارے دہشت گردوں کو ہمارے حوالے کرو،تب ہم تمہارے دہشت گرد حوالے کریں گے۔

(۴) مسلم سربراہ اعلان کریں کہ آزادی رائے کہہ کر توہین رسالت (ﷺ) کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

☆ کیا آزادی رائے میں حکومت کے خلاف بغاوت کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

☆ کیا آزادی رائے کہہ کر بین الاقوامی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی جاسکتی ہے؟

☆ کیا آزادی رائے کہہ کر حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی توہین کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

☆ کیا آزادی رائے کہہ کر صدر مملکت کو گالیاں دی جاسکتی ہیں؟

علیٰ ہذا ایسے کتنے امور ہیں جن میں آزادی رائے کے باوجود ارتکاب کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔اسی طرح آزادئ رائے کا سہارا لے کر حضور ﷺ کے توہین آمیز خاکہ جات شائع کر کے دہشت گردی کی اجازت بھی نہیں دی جاسکتی۔

خدارا مسلم سربراہ ناموس رسالت ﷺ کا سودا نہ کریں:

آج کل معلوم ہوا ہے کہ سربراہ حضرات ناموس رسالت ﷺ کی تحریک کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل امور بیان کرتے ہیں۔

(۱) تجارت میں خسارہ ہوگا۔(۲) ضروریات زندگی تنگ ہوجائیں گی۔(۳) ادویات کے بائیکاٹ سے مریض سسک سسک کر مرجائیں گے۔(۴) غیر ملکی کمپنیاں جو ہمارے ملک کے کاروبار میں دلچسپی رکھتی ہیں وہ کاروبار چھوڑ دیں گی تو ملک کی ترقی رک جائے گی۔علی ہذا اور بھی اُمور ان لوگوں کو تحریک سے روکنے کے لیے ذکر کئے جاتے ہیں۔

ان تمام امور کا جواب اللہ تعالیٰ پہلے ہی قرآن پاک میں فرما چکے ہیں" **قل ان کان آباؤ کم وابناؤ کم واخوانکم وازواجکم وعشیر تکم واموال ن اقترفتموھا و تجارة تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللّٰہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتیٰ یاتی اللّٰہ بامرہ واللّٰہ لا یھدی القوم الفاسقین** " (سورۃ توبہ: آیت ۲۴) کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بیویاں اور کنبے اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور لڑنے سے اس کے راستے میں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور اللہ نافرمانوں کو راہ نہیں کھلاتا۔